بدھ | 9-اپریل1997ء | احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 213029
CPL 61
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 77 | بدھ | 1417ھ 9 شہادت 1376ہش 9 اپریل 1997ء

خود دعا کرو یا دعا کراؤ' پاکیزگی اور طہارت پیدا کرو

جب تک اضطرار کی حالت پیدا نہ ہو اور دعا کرنے والے کا قلق دعا کرانے والے کا قلق نہ ہو جائے کچھ اثر نہیں کرتی۔ بعض اوقات یہی مصیبت آتی ہے کہ لوگ دعا کرانے کے آداب سے واقف نہیں ہوتے اور دعا کا کوئی بین فائدہ محسوس نہ کرکے خدا تعالیٰ پر بدظن ہو جاتے ہیں اور اپنی حالت کو قابل رحم بنا لیتے ہیں۔ بالآخر میں یہی کہتا ہوں کہ خود دعا کرو یا دعا کراؤ۔ پاکیزگی اور طہارت پیدا کرو۔ استقامت چاہو اور توبہ کے ساتھ گر جاؤ کیونکہ یہی استقامت ہے۔ اس وقت دعا میں قبولیت (عبادت) میں لذت پیدا ہو گی۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

تمام مخلوقات اجرام فلکی سے لے کر ارضی تک اپنی بناوٹ ہی میں عبودیت کا رنگ رکھتی ہیں۔ ہر پتے سے یہ پتہ ملتا ہے اور ہر شاخ اور آواز سے یہ صدا نکلتی ہے کہ الوہیّت اپنا کام کر رہی ہے۔ اس کے عمیق در عمیق تصرّفات جن کو ہم خیال اور قوت سے بیان نہیں کر سکتے' بلکہ کامل طور پر سمجھ بھی نہیں سکتے۔ اپنا کام کر رہے ہیں' چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ (-) اللہ تعالیٰ ہی ایک ایسی ذات ہے جو جامع صفات کاملہ اور ہر ایک نقص سے منزّہ ہے۔ وہی مستحق عبادات ہے۔ اسی کا وجود بدیہی الثبوت ہے کیونکہ وہ حیّ بالذّات اور قائم بالذّات ہے اور بجز اس کے اور کسی چیز میں حی بالذّات اور قائم بالذّات ہونے کی صفت نہیں پائی جاتی۔ کیا مطلب کہ اللہ تعالیٰ کے بدوں اور کسی میں یہ صفت نظر نہیں آتی کہ بغیر کسی علت موجبہ کے آپ ہی موجود اور قائم ہو یا یہ کہ اس عالم کی جو کمال حکمت اور ترتیب محکم و موزوں سے بنایا گیا ہے۔ عِلّتِ موجبہ ہو سکے۔ غرض اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے سوا اور کوئی ایسی ہستی نہیں ہے جو ان مخلوقات عالم میں تغیّر و تبدّل کر سکتی ہو یا ہر ایک شے کی حیات کا موجب اور قیام کا باعث ہو۔

(ملفوظات جلد اول ص72)

خالق کے ساتھ امن میں آنا ہی امن کی راہ ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

تمام مذاہب کا آخری مقصد اللہ سے بندے کی محبت پیدا کرنا ہے اور اس سچی محبت کا ایک اثر یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ایسا انسان جو اللہ سے محبت کرنے لگے وہ اس کی مخلوق سے لازماً محبت کرتا ہے اور اسی کا نام Peace ہے۔ تمام عالم میں امن کے لئے مختلف کوششیں ہو رہی ہیں مختلف دعاوی جاری ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اب امریکہ دنیا میں امن کی کوشش کرے گا۔ کہا جاتا ہے کہ چین سے وہ لوگ اٹھیں گے جو دنیا میں امن قائم کریں گے۔ کبھی مشرق والے دعوے کرتے ہیں' کبھی مغرب والے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ امن کی حقیقت کو سمجھے بغیر اور سمجھائے بغیر وہ امن قائم کرنے کی صلاحیت حاصل کر سکتے ہیں' نہ دنیا کو اطمینان دلا سکتے ہیں کہ ہم اپنے دعوے میں سچے ہیں۔ اور امن کی راہ اس کے سوا کوئی راہ نہیں ہے کہ انسان اپنے خالق کے ساتھ امن میں آجائے۔ خالق کے ساتھ امن کیسے نصیب ہو سکتا ہے؟ جب انسان خالق کے مزاج کے رنگ اختیار کرنا شروع کرے' ویسا ہی بننے کی کوشش کرے' وہ ادائیں اپنا لے جو ادائیں خالق کو پسند ہیں۔ ان اداؤں سے دور بھاگے جن کو خالق نفرت سے دیکھتا ہے۔ اگر ایسا ہو تو مخلوق اور خالق کے درمیان یہ سنگم ہے' یہ رشتہ ہے' جو دونوں کو ایک دوسرے کے قریب تر کرتا چلا جاتا ہے اور یہ سفر ہمیشہ کے لئے جاری ہے۔ اس کا کوئی آخری مقام نہیں۔ اور اس سفر میں اگرچہ رخ خالق کی طرف ہوتا ہے مگر خالق کا رخ چونکہ مخلوق کے ساتھ احسان اور بے انتہا رحم و کرم کے سلوک کا رخ ہے اس لئے خالق کے اندر جا کر پھر مخلوق دکھائی دینے لگتی ہے اور خالق کا جو تعلق مخلوق سے ہے وہی تعلق خالق سے تعلق باندھنے والا اختیار کرتا چلا جاتا ہے۔ اور اگر

باقی صفحہ 7 پر

عمل کے بغیر قولی طاقت اور لسانی قوت کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتیں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

سانحہ ارتحال

○ محترمہ امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عبدالکریم صاحب سابق کارکن دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ اچانک .قضائے الٰہی مورخہ 97-3-27 کو بعمر 45 سال جرمنی میں وفات پا گئیں۔ جنازہ جرمنی میں مکرم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم نے پڑھایا۔ بعدہ ان کا جسدِ خاکی مورخہ 97-4-3 کو ربوہ لایا گیا جہاں بیت المہدی میں مکرم مولانا عبدالسلام طاہر صاحب مربی سلسلہ نے جنازہ پڑھایا اور قبرستان نمبر1 میں تدفین کے بعد مولانا موصوف نے ہی دعا کروائی۔

موصوفہ حضرت چوہدری سلطان علی صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سابق امیر جماعت احمدیہ پھیروچچی ضلع گورداسپور کی بہو تھیں اور مکرم حفیظ احمد صاحب مربی سلسلہ (دعوت الی اللہ) کی ہمشیرہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

○ مکرمہ عالم بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم فیروزالدین صاحب انسپکٹر تحریک جدید ربوہ (والدہ ڈاکٹر سعید احمد سیکرٹری اصلاح وارشاد میرپور خاص سندھ) کافی عرصہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ 97-4-4 فضل عمر ہسپتال ربوہ میں اللہ تعالیٰ کو پیاری ہو گئی ہیں۔ موصوفہ موصیہ تھیں۔ مورخہ 97-4-5 کو بعد عصر بیت المہدی گولبازار ربوہ میں مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب بھامبڑی فاضل نے جنازہ پڑھایا۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد آنمحترم نے ہی دعا کروائی۔ ان کے درجات کی بلندی اور لواحقین کے لئے درخواست دعا ہے۔

تقریب نکاح وشادی

○ مکرم سلامت محمود صاحب کارکن نظارت مال آمد ابن مکرم عبدالحمید صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ کا نکاح ہمراہ مکرمہ انیقہ نصیر صاحبہ بنت مکرم نصیر احمد قریشی صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ بعوض حق مہر 20 ہزار روپے مکرم شبیر احمد صاحب ثاقب استاذ جامعہ احمدیہ نے مورخہ 28-مارچ 1997ء کو ٹوبہ ٹیک سنگھ میں پڑھا۔ اس کے بعد رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ اگلے روز مورخہ 29-مارچ کو دارالعلوم شرقی میں دعوت ولیمہ کا انعقاد ہوا۔ احباب سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

9- شہادت 1376 ہش   9 - اپریل 1997ء

محاسبہ اور کردار سازی

یہ عادت تو لوگوں میں عام طور پر پائی جاتی ہے کہ وہ دوسروں کا محاسبہ کرتے رہتے ہیں۔ کسی کے اخلاق پر اعتراض ہے کسی کے کردار پر اعتراض ہے۔ کسی کے طریق کار پر اعتراض ہے۔ یہ سب کچھ دوسروں کا محاسبہ کرتے رہنے کا نتیجہ ہوتا ہے۔ لیکن ہم میں سے کتنے ایسے لوگ ہیں جو اپنا محاسبہ کریں۔ اپنے متعلق سوچیں کہ ہم کیا کچھ کرتے ہیں اور اس میں سے کتنا حصہ درست ہے اور کتنا غلط۔ کیا کچھ نہیں کرتے اور کیوں نہیں کرتے۔ اور جو کچھ نہیں کرتے اس کا کس کو کتنا نقصان پہنچتا ہے۔ اگر ہم اپنا محاسبہ کریں تو یقیناً ہم دیکھیں گے کہ بہت سی باتیں جو ہم کر سکتے تھے اور جن کا ہمیں بھی فائدہ تھا اور دوسروں کو بھی' وہ ہم نے نہیں کیں۔ یا ان کو معمولی اور غیر اہم سمجھ کر چھوڑ دیا یا ان کی طرف توجہ ہی پیدا نہیں ہوئی۔ ان سب کیفیات کا پتہ اپنے محاسبے سے لگتا ہے۔ سب سے بہتر وقت محاسبے کے لئے رات کو سونے سے پہلے کا ہے۔ اگر ہم اس وقت اپنا محاسبہ کریں اور یہ محاسبہ کتنا مختصر ہو گا کیونکہ ایک ہی دن کا تو محاسبہ کرنا ہے۔ صبح سے لے کر شام تک ہم نے کیا کچھ کیا۔ اور اس کا کیا نتیجہ نکلا۔ کیا کچھ ہم کر سکتے تھے۔ اور وہ نہ کرنے سے ہمیں کیا نقصان پہنچا تو یقیناً اگلا دن یعنی آنے والا کل ہمارے لئے زیادہ مفید ثابت ہو گا۔ لیکن عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ لوگوں میں اپنے محاسبے کی عادت ہی نہیں۔ اور عادت نہ ہونے کی وجہ سے وہ سمجھتے ہیں کہ جو کچھ انہوں نے کیا ہے سب ٹھیک ہے۔ بلکہ یہ بات بھی سوچنے کی انہیں ضرورت پیش نہیں آتی کہ جو کچھ کیا ہے وہ سب ٹھیک ہے۔ جو کچھ کرنا ہے وہ کرتے چلے جاتے ہیں۔ اور اسی طرح کرتے رہتے ہیں۔ کبھی بدلتے نہیں۔ بدلنے کی ضرورت ہی نہیں سمجھتے۔

حقیقت یہ ہے کہ دوسروں کا محاسبہ بھی ضروری ہے لیکن ہم اس کے مکلف نہیں ہیں۔ دوسروں کو نصیحت کرنے کے لئے محاسبہ کیا جائے تو کوئی بری بات نہیں لیکن اگر اسی نصیحت کو ان پر ٹھونسنے کی کوشش کی جائے تو بات غلط ہو جائے گی۔ البتہ اپنا محاسبہ کرنے کے ہم مکلف ہیں اور اگر ہر شخص اپنا اپنا محاسبہ کرے اور اپنے کردار کو بہتر بناتا چلا جائے تو کسی دوسرے شخص کے محاسبے کا موقعہ ہی پیدا نہیں ہو گا۔ اس کی ضرورت ہی محسوس نہیں کی جائے گی۔ جب ہم اچھے ہوں اور دوسرے بھی اچھے ہوں تو پھر محاسبہ کیسا۔ پس زیادہ بہتر یہی ہے کہ دوسروں کا محاسبہ کرنے سے پہلے بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ دوسروں کا محاسبہ کرنے کی بجائے اپنا محاسبہ کیا جائے۔ اپنی نیکیوں کو بڑھایا جائے۔ اپنی بدی کو چھوڑا جائے۔ اور ایسا کرنا بھی ایک نشان سے کم نہیں ہے۔ اول تو اپنے محاسبہ کی عادت ڈالنا ہی بہت بڑی بات ہے۔ پھر اس محاسبے کے مطابق اپنے آپ کو تبدیل کرنا۔ یعنی نیکیوں کو اختیار کرنا اور بدی سے گریز کرنا' یہ بہت بڑی بات ہے۔ ایسا کرنے کے لئے ہمیں اپنی طرف سے کوشش کرتے ہوئے خدا تعالیٰ سے توفیق مانگنی چاہئے کہ وہ ہمیں اپنے کردار کو بہتر بنانے کے لئے تمام سامان مہیا فرمائے۔ بعض اوقات ہم ایسا کرتے بھی ہیں لیکن تھوڑی دیر ایسا کرنے کے بعد تھک جاتے ہیں۔ آگے نہیں بڑھتے۔ کام تو مشکل ہے۔ لیکن مشکل کام کرنا ہی ہمیں بہتر بنا سکتا ہے۔

اگر ہم یہ سمجھ کر کہ کردار کو بدلنا مشکل ہے۔ ہم اس کام ہی کو چھوڑ دیں تو بدل کیسے سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا بھی مستقل کرتے رہنا چاہئے اور اپنی کوشش کو بھی باقاعدہ جاری رکھنا چاہئے۔ جہاں تک اچھا بننے کا سوال ہے نہیں کہا جا سکتا کہ کوئی ایسا مقام بھی آ جاتا ہے جہاں انسان یہ کہنے کے قابل ہو جائے کہ اب اسے مزید اچھا بننے کی ضرورت نہیں۔ یہ عمل تو ساری عمر جاری رہتا ہے۔ اور ساری عمر جاری رہنے کے لئے مستقل مزاجی کی ضرورت ہے۔ جو کام مستقل مزاجی سے نہ کیا جائے وہ نہ صرف اچھے نتائج پیدا نہیں کرتا۔ بلکہ جتنا تھوڑا بہت کام کیا ہوتا ہے اس کے اثر کو بھی زائل کر دیتا ہے اور اس طرح کیا کرایا دھرے کا دھرا رہ جاتا ہے۔

پس مستقل مزاجی نہایت لازم ہے اپنا محاسبہ باقاعدگی سے کرتے رہنا چاہئے۔ اپنے کردار کو ہمیشہ بہتر بناتے رہنا چاہئے اور دوسروں پر نکتہ چینی کرنے کی بجائے اپنے اوپر نکتہ چینی کی جائے۔ یہ محاسبہ ایک فرد سے شروع ہو کر سب میں پھیل جاتا ہے اور سب لوگ اپنی اپنی زندگی کو بہتر بنانے لگتے ہیں۔ پس آیئے ہم اپنے نفسوں کا ہمیشہ مطالعہ کرتے رہیں۔ اپنی باتوں کا ہمیشہ تجزیہ کرتے رہیں۔ اور اپنا محاسبہ کرتے ہوئے اپنے کردار کو بہتر بنانے کی کوشش میں مصروف رہیں اور یہ سب کچھ ہم خدا تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے کریں۔ تاکہ وہ ہمیں توفیق دیتا چلا جائے۔ اور ہم تھک ہار کر راہ میں نہ بیٹھ جائیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

ربوہ کو دیکھ' ربوہ کے لوگوں کو آ کے دیکھ
دل میں محبتوں کا قرینہ سجا کے دیکھ
یہ تیرے ذوق و شوق کا آئینہ دار ہے
آ اور ہر ایک فرد کو بھائی بنا کے دیکھ

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر میاں محمد افضل

اوراقِ پارینہ

اکثر ایسے ہوا کہ گزرے ہوئے نظارے ماضی کے دھندلکوں سے جھانکنے لگے۔ یادوں کی بارات، رنگین و حسین بارات، نگاہوں کے سامنے چلنے لگی۔ ماضی کی ورق گردانی کرتے ہوئے اپنی ڈائری کے وہ حصے سامنے آئے جس میں اس دور کی روائیداد رقم تھی جب میں نے آج سے تیس سال قبل امریکہ کی واشنگٹن سٹیٹ یونیورسٹی میں داخلہ لیا اور وہاں پندرہ ماہ قیام کرنے کا اتفاق ہوا۔ ایک سکریپ بک میں اخبارات کے تراشے محفوظ کرتا گیا۔ یہ آج میرے سامنے پڑی ہے۔ ان خبروں اور واقعات میں سے کچھ ہدیہ قارئین کرنا چاہتا ہوں۔

داخلہ کا طریق کار ستمبر کی ایک ٹھٹھرتی ہوئی صبح ہے۔ طلباء و طالبات ہاتھوں میں مختلف قسم کے کارڈوں سے بھرے ہوئے لفافے تھامے ایک قطار میں کھڑے ہیں۔ قطار کی لمبائی کا اندازہ کچھ یوں کیجئے کہ یہ لمبی، بہت ہی لمبی قطار ایک لمبی سڑک کے ساتھ ساتھ چلی جاتی ہے۔ آگے بل کھاتی ایک بلڈنگ کے برآمدوں اور راہداریوں سے گزرتی ایک ہال پہ جا کے ختم ہوتی ہے۔ بلا مبالغہ یہ دو اڑھائی فرلانگ لمبی ہو گی۔ قطار کبھی منجمد ہو جاتی ہے۔ کبھی رینگنے لگتی ہے، مگر طلباء و طالبات تقریباً خاموش کھڑے ہیں۔ نہ ان کے چہروں پہ کوئی شکن ہے نہ اضطراب کا اظہار' ہر ایک بڑے مطمئن انداز میں اپنی باری کا منتظر ہے جو شاید دو گھنٹے کے بعد آئے' کچھ ایسے ہیں جو سینڈوچ سے شغل کر رہے ہیں اور کچھ اپنی سوچوں میں گم سم ہیں۔ مگر نہ جھنجلاہٹ' نہ کسی قسم کی نعرہ بازی ہے' نہ اس ست روی پہ یونیورسٹی کے خلاف فقرے بازی اور اس طرح شام تک سات ہزار طلباء رجسٹر ہو جاتے ہیں۔ ایک باہر سے آنے والے طالب علم کو جو چیز متاثر کرتی ہے۔ وہ ہے یہ اطمینان و سکون کا مظاہرہ۔ کاش کچھ ایسی کیفیت' ایسا سکون ہماری یونیورسٹیوں میں بھی نظر آنے لگے۔

جلسہ نہ جلوس ہمارے کالجوں اور یونیورسٹیوں کی ایک خصوصیت جلسوں اور جلوسوں کا شور شرابا ہے اور جب ان کا موسم شروع ہو جائے تو پڑھائی بھی ان کی نذر ہو جاتی ہے۔ طلباء کی تنظیمیں محاذ آرائی سے کیمپس کی رونق کو دوبالا کرتی رہتی ہیں۔ آج کے دور میں طلباء نہیں بلکہ ان کے بزرگ جلسے' جلوسوں میں بازی لے گئے ہیں۔ انہی کی تتبع میں تعلیمی اداروں میں بھی گرم جوشی کا مظاہرہ ہوتا رہتا ہے۔

مجھے اس امریکن یونیورسٹی میں پندرہ ماہ قیام کا موقع ملا۔ ہر طرف چھائی ہوئی خاموشی دیکھ کر کئی دفعہ خیال آیا کہ یہ کیسی یونیورسٹی ہے جس میں ہماری طرح زندگی کے آثار ہی نظر نہیں آتے۔ نہ جلسہ نہ جلوس.... آخر ایک روز طلباء کی ایک لمبی سی قطار نظر آگئی۔ میں نے سوچا کہ وہ جو میرے ذہن میں یونیورسٹی کا امیج بنا تھا آج ریزہ ریزہ ہوتا نظر آتا ہے۔ میں نے اس "جلوس" کو بغور دیکھا مگر وہ تو ایک خاموش جلوس تھا۔ نہ کوئی چیختی ہوئی نعرہ بازی' نہ ہی ڈھول کی تھاپ' نہ بھنگڑا کی آواز۔ ایک اور بات کچھ عجیب سی دکھائی دی کہ سب طلباء ننگے پاؤں تھے۔ معلوم یہ ہوا کہ یہ کوئی جلوس نہیں بلکہ اپنی ایک رسم نبھا رہے ہیں اور وہ رسم یہ تھی کہ میری یونیورسٹی اور قریبی یونیورسٹی میں گورنمنٹ کالج لاہور اسلامیہ کالج کی طرح فٹ بال کے سلسلہ میں پرانی رقابت چلی آتی تھی۔ ان کے درمیان میچ بڑے زور دار ہوتے اور یہ معرکہ اتنا شدید ہوتا کہ اسے "جنگ پلوس" کا نام دیا گیا تھا (پلوس وہاں کا دریا تھا) خوب شور شرابا ہوتا مگر وہ بھی ایک منظم طریق سے یعنی ایک خاص سکواڈ چیئر گرل کا بنایا گیا تھا جو دوران میچ مختلف طریقوں سے خوشی کا اظہار کرتیں۔ جو ٹیم ہار جاتی اسے اگلے سال دوسری یونیورسٹی تک (درمیانی فاصلہ آٹھ میل تھا) پیدل اور ننگے پاؤں جانا پڑتا۔ جیتی ہوئی ٹیم ان کی آمد پر تفاخر کے اظہار سے نعرہ بازی نہ کرتی بلکہ مہمان نوازی کا ثبوت دیتے ہوئے ان کے گرد سے اٹے ہوئے پاؤں دھلاتی۔ سو پندرہ ماہ میں ایک ہی جلوس نظر آیا مگر وہ بھی جلوس نہ نکلا اس کی ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ پرانا زمانہ آج سے بہت بہتر اور زیادہ پر سکون تھا اور دوسری شاید یہ کہ ہم آزادی حاصل کرنے کے بعد کچھ حدود و قیود سے زیادہ ہی آزاد ہو گئے ہیں اور وہ لوگ ابھی ہمارے "مقام" تک نہیں پہنچ پائے۔ کاش ایسی باتوں کو باعث فخر سمجھنے کی بجائے ہم انہیں باعث عبرت سمجھیں۔

ہیلو ڈے میرے سامنے اخبار کا ایک تراشہ ہے۔ 12 مئی کا دن اس یونیورسٹی نے اس لئے مخصوص کیا ہے کہ ایک سڑک پر ہر آنے جانے والے کو ہیلو کہا جائے مگر مسکراتے ہوئے (اور میرے سامنے حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کا مسکراتا ہوا چہرہ آگیا) اس لئے کہ مسکراہٹیں رنجشوں کو ختم کرتی ہیں۔ اجنبیت کی برف پگھلاتی ہیں اور ایک دوسرے کو قریب تر لاتی ہیں۔ یہ خوش خلقی کا مظاہرہ' مسکراہٹوں کو ساری یونیورسٹی میں پھیلا دیتا ہے۔ کیا ہم اپنے ہاں سکولوں' کالجوں اور یونیورسٹیوں میں ایسے پروگرام نہیں اپنا سکتے؟ مسکراہٹوں کا سہارا لینے سے شاید کلاشنکوف کا استعمال قدرے کم ہو جائے اور شعلے برسنے کی بجائے پھول کھلنے لگیں۔

گلاب ہی گلاب ایک اور خبر ملاحظہ کیجئے۔ واشنگٹن یونیورسٹی کی دو طالبات' جن کا انتخاب بطور ملکہ کے کیا گیا' کیلیفورنیا کی Rose Bowl Parade میں اس یونیورسٹی کی نمائندگی کریں گی۔ یہ پریڈ کرسمس کے موقعہ پر کیلیفورنیا کے شہر پیساڈینا میں ترتیب دی جاتی ہے۔ اس میں دوسرے شہروں سے بھی "شہزادیاں" شامل ہوتی ہیں۔ گویا یہ حسن اور گلاب کی نمائش ہوتی ہے اور اس مضمون میں اس کا ذکر اس لئے آگیا کہ گلاب کی خوشبو سے یہ بھی معطر ہو جائے۔

ڈین سے پروفیسر میری یونیورسٹی کے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے ڈین صاحب نے ایک تحریری درخواست دی کہ ان سے ڈین شپ کے اختیارات لے لئے جائیں اور انہیں ان فرائض سے سبکدوش کیا جائے اور انہیں اجازت دی جائے کہ وہ ایک قدم نیچے اتر کر محض پروفیسر بن جائیں۔ ایسی خواہش کا اظہار انہوں نے اس لئے کیا کہ وہ ایک کتاب لکھنا چاہتے تھے اور انتظامی ذمہ داریاں انہیں اس کی اجازت نہیں دے رہی تھیں۔ اس خبر پر ایک تبصرہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارنے والی بات ہے اور دوسرا یہ بھی کہ پروفیسر کا صحیح مقام اور کام یہی ہے کہ وہ بجائے اس کے کہ انتظامی امور میں ہی الجھا رہے' وہ علم کے تقاضے پورے کرنے کو اپنا اولین فرض سمجھے۔ اس میں ہمارے ان اساتذہ کے لئے سبق ہے جو کتاب بند کئے بیٹھے ہیں۔

زیادہ تنخواہ لینے سے انکار ایک روز اخبار میں ایک عجیب خبر نظر آئی۔ پہلے تو یقین نہ آیا مگر آخر یقین کرنا ہی پڑا کیونکہ خبر بڑی تفصیلی تھی۔ نامہ نگار' معتبر' ایک ریاست کے گورنر روزلینی جنہوں نے' دو سال قبل ان کی تنخواہ بڑھائی جانے سے متعلق اسمبلی کے فیصلہ کو ویٹو کر دیا تھا' اپنے نوٹ میں تحریر کیا۔ "میں بار بار یہ اعلان بھی کر چکا ہوں اور اسمبلی کو مشورہ بھی دے چکا ہوں کہ نہ میں نے اپنی تنخواہ میں اضافہ کا تقاضا کیا ہے اور نہ مجھے اس کی ضرورت ہے۔ یہ میری حتمی رائے ہے کہ گورنر کی تنخواہ نہیں بڑھانی چاہئے اور یہ میرا سوچا سمجھا فیصلہ ہے کہ اخراجات میں کمی کی مہم کا آغاز میرے دفتر سے ہونا چاہئے" مگر خبر یہ تھی کہ اس سب کچھ کے باوجود گورنر کو مجبور کیا جائے گا کہ وہ اپنی تنخواہ میں 7500 ڈالر سالانہ کا اضافہ قبول کر لیں۔ واقعی دنیا میں ایسے بھی لوگ ہیں جو قومی تقاضوں کو ذاتی تعیشات پر ترجیح دیتے ہیں۔

وائس چانسلر کی بیگم اس یونیورسٹی میں غیر ملکی طلباء کی خاصی پذیرائی ہوئی۔ تعلیمی سال کے آغاز میں ہی یونیورسٹی کے وائس چانسلر (وہاں انہیں پریذیڈنٹ کہا جاتا ہے) کے ہاں دعوت تھی جس میں سب غیر ملکی طلباء طالبات کو مدعو کیا گیا تھا۔ چائے' کافی' لنچ اور دوسرے لوازمات سے میزیں بھری ہوئی تھیں۔ وائس چانسلر اور ان کی بیگم ہر طالب علم سے فرداً فرداً ملاقات کر رہے تھے۔ مختلف موضوعات پر بات ہوتی رہی۔ تھوڑی دیر کے بعد وائس چانسلر صاحب کی بیگم غائب ہو گئیں۔ باورچی خانہ سے کھٹ کھٹ کی آوازیں آنے لگیں۔ کوئی آدھ گھنٹے کے بعد وہ پھر شامل گفتگو ہو گئیں۔ پتہ یہ چلا کہ وہ درمیانی عرصہ میں باورچی خانہ میں استعمال شدہ پلیٹیں دھوتی رہیں اور مہمانوں کو رخصت کرنے سے قبل انہوں نے سارا کام نمٹا لیا تھا۔ یہ تھیں یونیورسٹی کے سب سے بڑے عہدہ دار کی بیگم' جنہوں نے اکیلے ہی کھانے پینے کے انتظامات بھی کئے اور پھر چند منٹوں میں برتن دھو کر فارغ بھی ہو گئیں۔ ان محترمہ کے مقابلہ میں ہماری بعض بیگمات تو صحیح معنوں میں بیگم ہوتی ہیں۔ وہ ایک بات میں ماہر ہوتی ہیں یعنی نوکروں کو تگنی کا ناچ نچانے میں۔ مگر اب گھریلو ملازم قسم کی چیز بھی ناپید ہوتی جا رہی ہے اور آئندہ چند سالوں میں بیگمات کو باورچی خانہ پر بلا شرکت غیرے اقتدار حاصل ہو جائے گا۔ اس وقت کی تیاری ابھی سے کرنی چاہئے۔

فرض شناسی گرمیوں میں ایک روز لائبریری سے گھر پہنچا تو دیکھا کہ اپارٹمنٹ کو (جو لکڑی کا بنا ہوا تھا) باہر سے دو امریکن نوجوان رنگ کر رہے ہیں۔ انہیں اندر آنے کو کہا اور کافی کی پیالی پیش کی۔ کوئی پندرہ منٹ تک گفتگو ہوئی۔ پھر وہ اپنے کام میں مصروف ہو گئے۔ پانچ بجے چھٹی ہو جاتی تھی مگر اس روز سوا پانچ بجے تک ان کے برش حرکت میں رہے۔ وجہ پوچھی تو انہوں نے نہایت سادگی سے بتلایا کہ انہوں نے پندرہ منٹ کافی پینے میں لگا دیئے۔ اس لئے وہ چھٹی بجائے پانچ کے سوا پانچ بجے کریں گے۔ یہ تھے یونیورسٹی کے طالب علم جن کی نگرانی نہ کوئی ٹھیکیدار کر رہا تھا نہ انہیں کسی پروفیسر کو رپورٹ کرنا تھی' مگر وہ فرض میں کوتاہی برداشت نہ کر سکے۔ کیا احساس ذمہ داری ہے! ہمارے بھی بعض نوجوانوں میں پایا جاتا ہے لیکن کئی ایسے ہیں جو کالج میں داخلہ کا مطلب ہر قاعدہ قانون سے آزادی سمجھتے ہیں۔ اور احساس فرض بھلا بیٹھتے ہیں ان کے لئے یہ ایک اچھی مثال ہے۔

اب ذرا مسکرائیے آخر میں قارئین کی تفنن طبع کے لئے ایک دلچسپ بات کا تذکرہ بھی ہو جائے۔ میں ایک اور پاکستانی کے ساتھ اپارٹمنٹ میں رہتا تھا۔ ایک روز میرے ساتھی (جواب بڑے افسر ہیں) کہنے لگے "آج زردہ ہو جائے" ہم نے جو ہر روز قیمہ بھون بھون کے تنگ آچکے تھے اسے ایک نعمت غیر مترقبہ جانا۔ میرے ساتھی چولہے کے پاس کھڑے تو ہو گئے مگر لگے شیکسپیئر کے ڈراموں کی طرح Sliloquy بولنے یعنی اپنے سے بات کرنے کہ پہلے چاول ڈالے جائیں یا چینی۔ ہم سمجھ گئے کہ آج زردہ تو نہیں کچھ اور ضرور مل جائے گا۔ بہرحال بڑا اہتمام ہوا۔ ایک بار پانی۔ دوسری بار مزید پانی مگر

باقی صفحہ 7 پر

ایک اچھی بات

حقیقت جلد بازی سے حاصل نہیں ہوا کرتی۔ جب انسان کی روح پگھل کر آستانہ الوہیت پر گرتی ہے اور اسی کو اپنی اصل مقصود خیال کرتی ہے تب اس کے لئے حقیقت کا دروازہ بھی کھولا جاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم مبارک احمد صاحب ساقی بتوسط وکالت تبشیر   الفضل مورخہ 18- مارچ 1956ء

لیگوس (نائیجیریا) میں یوم امام جماعت احمدیہ الثانی

کی مبارک تقریب پر جلسہ

حسب دستور سابق امسال بھی 20- فروری کو لیگوس اور بیرونی جماعتوں میں یوم امام جماعت احمدیہ الثانی منایا گیا لیگس سے باہر کی جماعتوں کو بذریعہ سرکولیٹر اطلاع دی گئی کہ وہ اس روز اپنے اپنے مشنوں میں جلسے کریں۔ جس میں غیراز جماعت احباب کو بھی مدعو کیا جائے تا (انہیں بھی پتہ چلے کہ (دین حق) ایک زندہ اور کامل مذہب ہے اور اس کی پیروی سے انسان اپنے خالق حقیقی کو پہچان سکتا ہے۔

لیگوس میں یہ جلسہ شام کے ساڑھے چار بجے احمدیہ سنٹرل بیت الذکر میں شروع ہوا جلسہ میں جماعت کے دوستوں کے علاوہ فضل عمر احمدیہ سکول لیگوس کے طلباء نے بھی حصہ لیا۔ تمام طلباء سکول یونی فارم پہنے ہوئے تھے۔ گیٹ پر سکاؤٹس کھڑے تھے جو جلسہ گاہ میں آنے والے احباب کا استقبال کرتے۔

اور ان کے لئے سیٹوں کا انتظام کرتے جلسہ کی صدارت مکرم نسیم سیفی صاحب رئیس التبلیغ مغربی افریقہ نے کی۔ کارروائی کلام الٰہی کی تلاوت اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی عربی نظم یا عین فیض اللہ والعرفان سے شروع ہوئی۔ صاحب صدر نے اپنی افتتاحی تقریر میں فرمایا کہ انسان کی پیدائش کی غرض یہ ہے کہ وہ اپنے خالق حقیقی کو پہچانے اور اس مقصد کے حصول کے لئے ابتدائے آفرینش سے خداتعالیٰ نے مامورین کا سلسلہ جاری کیا ہے۔ ان مامورین کے ذریعہ خداتعالیٰ کی قدرت کا ظہور ہوتا ہے۔ وہ اپنے ان فرستادوں کو آئندہ ہونے والے واقعات کی خبریں دیتا ہے۔ ایسی خبریں بہت عظمت کی حامل ہوتی ہیں۔ پھر کچھ وقت پاکر جب یہ قبل ازیں بتائی ہوئی باتیں پوری ہوتی ہیں۔ تو یہ لوگوں کے لئے خدا کی ہستی کو پہنچانے کا موجب بنتی ہیں۔

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا کہ آج ہم اس جگہ اس مقصد کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں کہ تاہم اس عظیم الشان نشان کو یاد رکھیں۔ جو خداتعالیٰ نے 1886ء میں حضرت بانی سلسلہ کے ذریعہ دنیا پر ظاہر کیا۔ 1886ء کا ذکر ہے کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے خداتعالیٰ سے علم پاکر دنیا کو اطلاع دی کہ خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے ہاں نو سال کے عرصہ کے اندر اندر ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ جو سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ قومیں اس سے برکت پائیں گی...... آپ نے کہا۔ پیش خبری میں قابل غور امر یہ ہے کہ ہم میں سے کوئی شخص بھی ایسا نہیں جو آئندہ چوبیس گھنٹہ میں ہونے والے واقعات کے متعلق ذرہ بھر بھی علم رکھتا ہو۔ لیکن حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے خدا سے علم پاکر کئی سالوں بعد ہونے والے واقعات کی خبر دی جو بعینہ ظہور پذیر ہوئے۔

دوسری تقریر خاکسار نے پیش خبری کے الفاظ "خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا" کے موضوع پر کی۔ خاکسار نے بتایا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے عہد میں جماعت کا تعلیمی اقتصادی اور نفری کے لحاظ سے دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرنا اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ امام جماعت احمدیہ الثانی کے بارے میں پیش خبری کے الفاظ "خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا" کے آپ ہی مصداق ہیں۔ ورنہ اگر خدا کا فضل آپ کے شامل حال نہ ہوتا تو وہ مشکلات اور مصائب جو احمدیت کی ترقی کے راستہ میں حائل تھیں۔ ان سے کامیاب طور پر نجات پانا ناممکن تھا۔

تیسری تقریر جماعت کے ایک دوست مسٹر M.B Anibaba نے کی انہوں نے کہا کہ جب بھی حضرت امام جماعت الثانی والی پیش خبری کو پڑھتا ہوں تو مجھے اس بات کا بہت شدت سے احساس ہوتا ہے کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ الٰہی بشارات کے بارہ میں بہت ہی صادق القول اور راست باز تھے۔ آپ کو جو الفاظ الٰہی بشارت میں بتائے جاتے خواہ آپ کو سمجھ آتے یا نہ آتے آپ انہیں جوں کے توں لکھ دیتے (عمانویل..... وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے کے الفاظ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ بریکٹ میں لکھے ہوئے الفاظ اس بات کی دلیل ہیں۔ کہ حضرت صاحب نے جو کچھ بھی خداتعالیٰ سے سنا۔ اسے بغیر کسی ترمیم تنسیخ کے دنیا کے سامنے پیش کر دیا ورنہ اگر آپ کی یہ (الٰہی بشارات) اپنے پاس سے بتائی ہوئی ہوتیں تو اس قسم کی عبارتیں دیکھنے میں نہ آتیں۔

"وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا" کی آپ نے یہ تشریح کی...... کہ اس سے مراد حضرت مرزا سلطان احمد کا قبول احمدیت ہے' کیونکہ ان کے قبول احمدیت سے تین بھائی روحانی لحاظ سے چار ہوئے۔ کیونکہ جسمانی لحاظ سے تو آپ چار بھائی تھے۔ لیکن روحانی لحاظ سے صرف تین تھے۔

ان کے بعد مولوی نصیرالدین احمد صاحب ایم اے۔ بی ٹی نے "قومیں اس سے برکت پائیں گی" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے کہا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی وفات پر جماعت ایک بہت بڑے ابتلاء میں پڑی یہاں تک کہ کمزور آدمی جماعت کو چھوڑ دینے کا ارادہ کر رہے تھے۔ اس موقعہ پر حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے خداتعالیٰ سے عہد کیا کہ خواہ سارے لوگ جماعت کو چھوڑ دیں۔ میں بھی اس دینی کام کو نہ چھوڑوں گا آپ ہمیشہ اس عہد کے پابند رہے۔ اور رات دن سلسلہ کی خدمت میں مصروف ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت عظیم الشان کامیابیوں سے بھی نوازا ہے۔ آپ نے کہا بہت سی روحوں کا حضرت صاحب کے ہاتھ پر ایمان لانا اس امر کا واضح ثبوت ہے کہ آپ بہت سی قوموں کے لئے برکت کا موجب ہوئے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے متعلق پیش خبری حضرت صاحب کے ذریعہ اس طرح بھی پوری ہوئی کہ آپ نے دوبار یورپین ممالک کا سفر کیا۔ اور اس طرح مختلف قوموں کو آپ کے فیض سے مستفیض ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

آخری تقریر مسٹر حمزہ اکونوں نے کی انہوں نے سکول کے بچوں کو بہت سادہ طریق سے پیش خبری سے واقفیت کرائی اور جلسہ کی غرض وغائت بتائی۔

آخر میں مکرم نسیم سیفی صاحب نے تمام تقاریر پر تبصرہ کیا۔ اور بتایا کہ یہ پیش خبری حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صداقت کا ایک زندہ اور قائم ودائم ثبوت ہے۔ کیونکہ اگر آپ خداتعالیٰ کی طرف سے مبعوث نہ ہوتے تو اس قدر عظیم الشان نشان نہ دکھا سکتے اور سالوں بعد ہونے والے واقعات کی اطلاع قبل از وقت نہ دے سکتے۔ آپ نے لیکھرام کی پیش خبری کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بالمقابل اس شخص نے بھی پیش خبری کی تھی۔ اور کہا تھا کہ یہ سلسلہ تین سال کے اندر اندر تباہ و برباد ہو جائے گا۔ لیکن دنیا جانتی ہے کہ کس کی پیش خبری پوری ہوئی۔

دعا کے بعد یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

○○○

مجلس تحریک جدید کی طرف سے قرارداد تعزیت

بروفات حضرت مولانا نذیر احمد صاحب مبشر

مجلس تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان اپنے اس خصوصی اجلاس میں محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر واقف زندگی کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین۔

افسوس صد افسوس کہ جماعت کے یہ نہایت ہی قیمتی اور بابرکت وجود حضرت مولانا نذیر احمد صاحب مبشر طویل علالت کے بعد مورخہ 23- فروری 1997ء بروز اتوار صبح دس بجے وفات پا گئے۔

آپ 15- اگست 1909ء کو سیالکوٹ میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفیق حضرت مہر غلام حسن صاحب کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ سے پہلے نو بچے پیدا ہوئے اور سارے فوت ہو گئے۔ آپ کے والد محترم کو اللہ تعالیٰ نے رؤیا میں دکھایا کہ یہ بچہ ہے اس کی شکل دیکھ لو۔ یہ آنے والا ہے اور یہ زندہ رہے گا۔ آپ کے بعد دو بیٹیاں پیدا ہوئیں اور وہ بھی فوت ہو گئیں۔ صرف آپ خدائی بشارت کے مطابق زندہ رہے 88 سال عمر پائی اور ایک کامیاب زندگی گزاری۔

ابتدائی تعلیم قادیان میں حاصل کرنے کے بعد 1928ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی تحریک پر اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کیا۔ سب سے پہلے 1930ء میں دعوت الی الحق کے لئے ضلع سیالکوٹ میں خدمت سپرد ہوئی۔ 1936ء میں آپ کو غانا بھجوایا گیا۔ جانے سے قبل آپ کا نکاح ہو چکا تھا لیکن رخصتی نہ ہوئی تھی۔ گیارہ سال تک غانا میں رہے واپس آکر شادی کی اور دو سال کے بعد پھر غانا چلے گئے۔ پانچ سال غانا رہے۔ پھر ایک سال کے لئے واپس آئے اور پھر غانا۔ اس طرح تقریباً 23 سال کا عرصہ آپ نے اپنے گھر' بیوی' بچوں سے جدا گزارا۔ غانا میں مالی تنگی اور نامساعد حالات بھی آپ کے جذبہ خدمت کو متزلزل نہ کر سکے اور آپ کو جوانمردی سے مثالی خدمت کی توفیق ملی۔ افریقہ سے مرکز سلسلہ واپسی کے بعد بھی آپ کو متعدد اہم جماعتی عہدوں مثلاً بطور ناظم دارالقضاء' نائب وکیل التبشیر' وکیل التعلیم' قائمقام وکیل اعلیٰ خدمت بجالانے کا موقع ملا۔ اور تادم آخر نائب صدر مجلس تحریک جدید کے عہدہ پر فائز رہے۔

حضرت مولانا صاحب موصوف نہایت بے نفس' سادہ' عبادت گزار اور دعاگو بزرگ تھے مفوضہ امور میں غیر معمولی محنت آپ کا طرہ امتیاز تھا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے لندن میں آپ کا جنازہ غائب ادا کرنے سے قبل خطبہ فرمودہ 28- فروری 1997ء میں فرمایا۔

"اس وقت مجھے بعض (وفات یافتگان کے) جنازہ کا اعلان کرنا ہے جن میں سے بعض کے متعلق کہہ سکتے ہیں کہ وہ عبادالرحمٰن تھے اور جہاں تک ایک انسان کسی انسان کو دیکھ کر فیصلہ کر سکتا ہے میرے نزدیک بعض (وفات شدگان) ان میں سے ایسے ہیں کہ ان کے متعلق کوئی بھی شک نہیں رہتا کہ خدا کے پاک بندے تھے۔ محض اس لئے نہیں کہا کہ حسن ظنی تھی۔ اس لئے کہ انہوں نے اپنی زندگی کے لحہ لحہ میں ثابت کیا بلکہ بعض کی تو پیدائش سے پہلے ہی ان کے رحمٰن بندہ ہونے کی خوشخبریاں دے دی گئی تھیں۔ اور پھر رؤیا اور کشوف خداتعالیٰ ان کو دکھاتا رہا۔ عظیم نشان ان کے ہاتھ پر ظاہر فرماتا رہا۔ لیکن وہ عاجز سادہ لوح۔ سادہ مزاج' سادہ زندگی بسر کرنے والے اور اس طرح چلتے پھرتے تھے گلیوں میں گویا ان کا وجود ہی کوئی نہیں۔ ان میں جو سب سے نمایاں قابل ذکر ہیں وہ حضرت مولانا نذیر احمد مبشر ہیں جن کی چند روز پہلے وصال کی اطلاع ملی ہے۔"

ہم ممبران تحریک جدید اس عظیم صدمہ کے موقع پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اور حضرت مولانا کی اہلیہ محترمہ' دونوں صاحبزادگان اور جملہ افراد خاندان سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میاں اقبال احمد ایڈووکیٹ- راجن پور

عورتوں کی وراثت سے دست برداری کا رواج

اللہ تعالیٰ کے یا انسان کے بنائے ہوئے قوانین کے تحت انسان کو جو حقوق عطا فرمائے گئے ہیں' اگر حقداران ان کی حفاظت اور حصول کے لئے دست برداری کا طرز عمل اختیار کرلیں تو آہستہ آہستہ یہ معاشرہ کا رواج بن جاتا ہے اور کسی رواج پر عمل کرتے ہوئے کوئی یہ سوچنے کی تکلیف ہی گوارہ نہیں کرتا کہ اس پر عمل کیوں نہ کیا جائے بلکہ اس امر پر زور دیا جاتا ہے کہ رسم دنیا بھی ہے' موقع بھی ہے' دستور بھی ہے لہذا اس رواج پر ضرور عمل کیا جائے' اس قسم کے بدترین رواجوں میں سے ایک رواج عورتوں کا اپنے حقوق وراثت سے دست برداری کا رواج ہے خاص طور پر زمین اور مکانات دکانات میں سے اول تو بہنوں کو اور دیگر رشتہ دار خواتین حقداران کو حصہ ہی نہیں دیا جاتا اور اگر دیا جاتا ہے تو حیلے بہانوں سے اسے واپس لے لیا جاتا ہے۔ مردوں کا یہ خودساختہ اصول ہے کہ ہم نے اور ہمارے باپ نے اس کی شادی کی تھی۔ جہیز اور زیورات دیئے تھے لہذا اس کا حق پورا ہوچکا ہے۔ بہنوں نے یہ بھی روش اختیار کرلی ہے کہ اگر زمین سے دست بردار نہ ہوں گی تو بھائیوں کے گھر کس منہ سے جائیں گی۔ اس کج فکری کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ باپ کی زمین کا انتقال وراثت ہوتے وقت بعض اوقات تو بہنوں کے نام ہی ظاہر نہیں کیے جاتے اور اگر ظاہر کردیئے جائیں اور ان کے نام انتقال وراثت تصدیق ہو بھی جاوے تو پھر حیلے بہانوں سے یہ زمین ہمشیرگان سے واپس لے لی جاتی ہے۔ بعض اوقات من مانی قیمت ادا کرکے اور بعض اوقات ہبہ کی شکل میں یہ اراضی واپس لے لی جاتی ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے ارشاد کہ عورتوں کے حقوق کی حفاظت کریں۔ کے تحت میں نے اپنی 30 سالہ وکالت کے دوران کبھی کسی بھائی کی اس صورت میں امداد نہیں کی (سوائے ایک جہاں بیویوں کے بالمقابل محروم الارث کا جھگڑا تھا) جب وہ اپنی بہنوں کو وراثت سے کسی بھی طریق پر محروم کرچکا ہو۔ یا کررہا ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ شائد میں نے سینکڑوں عورتوں کو اس امر سے روکا ہے کہ وہ اپنے حقوق وراثت سے دستبردار نہ ہوں مگر شاذ ہی ایسا ہوا ہے کہ انہوں نے میرے مشورہ پر عمل کیا ہو۔

بعض اوقات باپ بھی بیٹیوں کو وراثت سے محروم کرنے کا یہ ظالمانہ طریق اختیار کرتے ہیں کہ اپنی زندگی میں اپنی زمین اپنے بیٹوں کے نام فرضی بیع یا ہبہ کی شکل میں انتقال کروادیتے ہیں۔

یہ تو درست ہے کہ قانوناً ایسا کرنے پر کوئی پابندی عائد نہیں کی جاسکتی کیونکہ اس سے مالک کے حق ملکیت میں تصرف کا پہلو نکلتا ہے لیکن ایسے باپوں کو جان کنی کے لمحات۔ کالی قبر اور بھڑکتی نار جہنم کا بھی تو احساس کرنا چاہئے کہ خدا کے مقرر کردہ حقوق کی تلفی کے بعد خدا کے حضور جارہے ہیں۔ آخر جن کو بہن یا بیٹی دے دی جاتی ہے تو ان کو زمین و مکان کا حصہ وراثت دینے سے کون سی قیامت آجائے گی۔ یا کون سی بے عزتی ہو جاوے گی۔ تیسرا نہایت ظالمانہ طریق یہ اختیار جاتا ہے کہ جب باپ یا ماں فوت ہونے لگتے ہیں' مکمل طور پر مجبور و معذور ہوچکے ہوتے ہیں تو ایسے بے بسی کے عالم میں ان سے محکمہ مال کے ساتھ سازباز ہوکر انگوٹھے لگوالئے جاتے ہیں۔ اس سلسلہ میں بعض اوقات دھمکی یا تشدد سے بھی کام لیا جاتا ہے۔

چوتھا طریق بعض اوقات یہ بھی ہوتا ہے کہ بے اولاد خاوند کے رشتہ دار اس سے بیوی کے علم میں لائے بغیر اراضی اپنے نام کروالیتے ہیں تاکہ اس کی وفات پر بیوی کو اس کے 1/4 حصہ سے محروم کیا جاسکے۔ پانچویں طریق کے طور پر ایک حربہ یہ بھی استعمال کیا جاتا ہے کہ خاوند کی وفات کے بعد اس کے جدی رشتہ دار ایک جعلی اور جھوٹا طلاق نامہ بے اولاد عورت کا بنالیتے ہیں۔ اور محکمہ مال کو پیش کرکے انتقال وراثت اپنے نام کرالیتے ہیں۔ جس کے بعد عموماً بیوہ اور اس کے رشتہ دار چپ سادھ لیتے ہیں اور اگر عدالت تک پہنچ بھی جاویں تو وہ طلاق نامہ پیش کردیا جاتا ہے اور جھوٹ کے ایکسپرٹ گواہان کے ذریعہ اس کو درست ثابت کرنے کی بھی بھرپور کوشش کی جاتی ہے۔

ایسی مثالیں جماعت احمدیہ کے اندر تو شاذ کی حیثیت رکھتی ہیں لہذا جماعت سے باہر اس کی عام مثالیں ہر گلی ہر محلہ میں دستیاب ہیں۔ پھر بھی ہمیں نہیں بھولنا چاہئے کہ سفید چادر پر ایک بھی سیاہ داغ ہو تو سب کی نظر اسی پر پڑتی ہے۔ تاہم ایسی مثالیں بھی عدالتوں میں عام ہیں کہ ایک عورت نے اپنا حصہ وراثت بھائی کو چھوڑ دیا۔ 56/60 سال بعد وہ عورت ضعیف العمر ہوگئی تو اسکی اولاد اپنے ماموں کے خلاف ماں سے اس کی رضامندی سے یا اس کی رضامندی کے بغیر دعویٰ دائر کردیتی ہے کہ اس کی لاعلمی میں اسے وراثت سے محروم کیا گیا ہے یا یہ کہ اس کا انگوٹھا ہی فرضی ہے اور عدالتیں عام طور پر عورت کے موقف کو بشرطیکہ قرائن و شہادت سے ایسا کرنا ممکن ہو۔ عورت کا حق اس کو دلا دیتی ہیں اور اس سلسلہ میں گزری ہوئی مدت کو یا تاخیر کو کوئی خاص وقعت نہیں دیتیں اور ایک وراث کا قبضہ سب کا قبضہ کے اصول پر عمل کرتی ہیں۔ مگر سوچنے کی بات یہ ہے کہ دوسرے خونی یا ازدواجی رشتہ داروں کو وراثت سے محروم ہی کیوں کیا جائے بہنوں کو بھی چاہئے کہ بھائیوں کے حق میں باپ کی وراثت سے دست بردار نہ ہوں۔ کیا کبھی کسی بھائی نے بھی اپنی بہن کے حق میں اپنے حقوق وراثت چھوڑے ہیں جو بہنیں چھوڑ دیتی ہیں؟ عورتوں کو بھی چاہئے کہ اپنے حقوق کی حفاظت کریں اور ان کے اتلاف کی صورت میں جماعت کو مطلع کریں یا حسب حالات عدالت کا سہارا لیں تاکہ اس ایک بہت ہی برے رواج کو روکا جا سکے۔

○○○

یادرفتگان

فضل احمد مجوکہ مربی سلسلہ

صوفی بشیر احمد صاحب

محترم صوفی بشیر احمد صاحب ثاقب 12 جنوری 1997ء بروز اتوار 12 بجے دوپہر 58 سال کی عمر میں دل کی تکلیف کے باعث مختصر علالت کے بعد لاہور ہسپتال میں وفات پا گئے۔ محترم صوفی صاحب مضبوط اعصاب کے مالک اور صحت مند جسم کے مالک تھے۔ چلنے میں اتنے تیز تھے کہ کسی نوجوان کو ان کے ساتھ چلنا دشوار ہوتا تھا۔ ان کی اچانک وفات کی خبر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کے لئے ایک گہرے صدمے سے کم نہ تھی۔ آپ کے خاندان میں احمدیت آپ کے دادا حضرت قاضی محمد اکبر صاحب کے ذریعے آئی جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفیق تھے۔ حضرت قاضی محمد اکبر صاحب چارکوٹ (جموں) کے رہنے والے تھے۔ قبول احمدیت سے قبل آپ اہل حدیث کے امام تھے۔ آپ کے مراسم حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی رفیق حضرت بانی سلسلہ کے ساتھ تھے۔ چارکوٹ سے سودا سلف خریدنے کے لئے جہلم لوگ جاتے تھے تو حضرت قاضی صاحب نے ان کے سپرد یہ کام لگایا کہ مولوی برہان الدین صاحب سے ملاقات کریں اور معلومات لے کر آئیں۔ مولوی برہان الدین صاحب نے چند کتب اور خط حضرت قاضی صاحب کو بھجوائے۔ مزید تحقیق کے لئے آپ نے ایک وفد قادیان بھجوایا چنانچہ آپ نے پہلے تحریراً بیعت کی اور پھر جلد قادیان جاکر بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دست مبارک پر بیعت کی۔

صوفی بشیر احمد ثاقب صاحب 1938ء میں چار کوٹ میں میاں فضل دین کے ہاں بیگم بی بی صاحبہ کے بطن سے پیدا ہوئے' صوفی صاحب جب پیدا ہوئے تو آپ کے والد محترم کی عمر 52 (باون سال) تھی۔ ابھی صوفی صاحب کی عمر 4-5 سال کی تھی کہ آپ کے والد اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوگئے بعدازاں آپ کی والدہ محترمہ نے آپ کی تربیت کی اور محنت کرکے ان کی پرورش کی۔ صوفی بشیر احمد صاحب نے چارکوٹ میں مڈل تک تعلیم حاصل کی آپ کو دینی علم کا بے حد شوق تھا۔ چارکوٹ میں چونکہ مرکز کے مربی صاحب کے کوارٹر میں رہے آپ مربی صاحب کی صحبت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے علم کی پیاس کو بجھاتے رہے۔ جب 1947ء میں پاکستان کا قیام عمل میں آیا تو احمدیوں کو بھی ترک وطن کرکے پاکستان آنا پڑا۔ چنانچہ صوفی بشیر احمد صاحب بھی 1948ء میں ناڑ ضلع کوٹلی آزاد کشمیر اپنے کسی عزیز کے پاس آ گئے 1965ء میں میرپور آزاد کشمیر آئے بعدازاں 1968ء میں اپنے چچا میاں عبداللہ کے پاس گوجرانوالہ آگئے تین ماہ ان کے پاس رہے پھر ایک مکان کرایہ پر لیا پھر عبدالغنی کڑک صاحب کی کوٹھی میں تقریباً 1978ء تک قیام پذیر رہے 1978ء میں محلہ امیر پارک گوجرانوالہ منتقل ہو گے اور وہیں کے ہو رہے۔

محترم صوفی صاحب ایک سچے فدائی اور نیک بزرگ تھے۔ دینی کاموں کو کماحقہ سرانجام دینے کے لئے حد درجہ کا جوش اور بے پناہ ایمانی جذبہ موجزن تھا۔ 1978ء میں چوہدری ظفراللہ خان صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کے دور امامت میں سیکرٹری تعلیم رہے۔ خدام الاحمدیہ گوجرانوالہ کے ناظم تعلیم بھی رہے۔ بطور محصل کے بھی کام کیا۔ تقریباً چھ برس تک حلقہ امیرپارک گوجرانوالہ کے صدر رہے۔ چار سال زعیم اعلیٰ انصاراللہ گوجرانوالہ شرقی رہے اور وفات تک اسی عہدہ پر خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ سلسلہ کی جملہ تحریکات میں حسب استطاعت حصہ لیتے خاص طور پر آپ کو دعوت الی اللہ کا بے حد شوق تھا۔ اپنے گھر میں مذاکروں کا انتظام بھی کیا کرتے تھے۔

شوق مطالعہ کا یہ عالم تھا کہ جو بھی نئی کتاب شائع ہوئی مرکز سے خرید کرلاتے۔ "ایک مرد خدا" "اقبال اور احمدیت تحقیق کے نئے گوشے" وفات سے قبل آپ کے زیرمطالعہ تھیں اخبار یا رسالہ میں سے کوئی مضمون زیادہ پسند آتا تو احباب جماعت کو بھی پڑھ کر سناتے۔ دنیاوی علم کی کمی کے باوجود فی البدیہہ تقریر کرنے میں آپ کو ایک خاص ملکہ تھا۔ کلام الٰہی پڑھنے پڑھانے کا بھی آپ کو بے حد شوق تھا۔ اس کے کئی حصے آپ کو زبانی یاد تھے۔ بیت الذکر میں عبادت پڑھانے کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہے۔ آپ کو ائمہ جماعت احمدیہ کے ساتھ بے حد لگاؤ تھا۔ 1974ء میں جب ایک پرائیویٹ فیکٹری میں ملازم تھے تو مخالفت کی وجہ سے نکال دیئے گئے اور دو اڑھائی سال کے بعد ہائی کورٹ کے ذریعہ بحال ہوئے۔ مرکزی نمائندگان کی خدمت کرنا فخر سمجھتے تھے۔ نہایت ملنسار اور نیک انسان اور سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ آپ نے اپنے پیچھے چار بیٹے اور چار بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ چار بیٹیاں اور دو بیٹے اللہ کے فضل سے شادی شدہ ہیں۔ آپ کا ایک بیٹا عطاء الرقیب منور جامعہ احمدیہ میں درجہ اولیٰ کا طالب علم ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم صوفی بشیر احمد ثاقب صاحب کے درجات بلند فرمائے۔ اور اپنے خاص قرب سے نوازے۔ نیز پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ اور دین و دنیا میں ہر طرح ان کا حافظ وناصر ہو۔ آمین

○○○

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

ضروری بات خدا شناسی ہے کہ خدا تعالیٰ کی قدرت اور جزا سزا پر ایمان ہو۔ اس کی کمی [illegible] یا میں فسق و فجور ہو رہا ہے۔ لوگوں کی توجہ دنیا کی طرف اور گناہوں کی طرف بہت ہے۔ دن اور رات یہی فکر ہے کہ کسی طرح دنیا میں دولت' وجاہت' عزت ملے۔ جس قدر کوشش ہے خواہ کسی پیرایہ میں ہو مگر وہ دنیا کے لئے ہے۔ خدا تعالیٰ کے لئے ہرگز نہیں۔ دین کا اصل لب اور خلاصہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ پر سچا ایمان ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

ایشیائی سیکورٹی تنظیم

ماضی میں ایشیا کی سیکورٹی کے لئے ایک منصوبے کا بار بار ذکر کیا جاتا تھا جو روس اور امریکی سرد جنگ کا نتیجہ تھی اور جس میں چین کی امریکہ سے مخالفت بھی ایک اہم عنصر تھی۔ لیکن وہ وقت گزر چکا ہے۔ اب روس اور امریکہ کی سرد جنگ ختم ہو چکی ہے۔ سوویت یونین کے ٹوٹنے کے بعد روس میں اتنا دم خم نہیں کہ وہ امریکہ کو چیلنج کرسکے اب امریکہ کے مقابلے کے لئے کسی قسم کے اتحاد کی باتیں سننے میں آتی ہیں۔ ان میں روس چین اور بھارت کا نام لیا جاتا ہے۔ تاہم یہ باتیں ابھی محض مبصرین کی قیاس آرائیاں ہیں ابھی تک ایسی کسی تجویز نے کوئی ٹھوس شکل اختیار نہیں کی۔

اب یہ خبر ملی ہے کہ ایشیا اور مشرق وسطی کے 16 ممالک کے حکام وسطی ایشیا کی ریاست قازقستان کے دارالحکومت الماتا میں جمع ہوئے ہیں۔ جہاں وہ ایک ایشیائی سیکورٹی تنظیم کے قیام کے بارے میں بات چیت کریں گے۔

بی بی سی کا کہنا ہے کہ اس مجوزہ تنظیم کا نام ایشیا میں تعاون اور اعتماد بحال کرنے کی کانفرنس ہو گا۔ حکام کے درمیان یہ بات چیت ایک ہفتے تک جاری رہے گی۔ جس کے بعد وہ ایک مشترکہ اعلان پر دستخط کریں گے۔ جو اس نئی تنظیم کا منشور یا چارٹر متصور ہو گا۔ نامہ نگاروں کا کہنا ہے کہ اس تنظیم کا مقصد نیٹو کی طرز پر علاقے میں سیکورٹی کا نظام قائم کرنا ہے۔ اس بات چیت میں جو ممالک شامل ہیں ان کے نام یہ ہیں۔ قازقستان' افغانستان' آذربائی جان' چین' بھارت' مصر' اسرائیل' کرغیزستان' منگولیا' پاکستان' فلسطینی اتھارٹی' روس' تاجکستان' ترکی اور ازبکستان۔

مبصرین کی یہ قیاس آرائی زیادہ وزنی قرار نہیں دی جاسکتی کہ اس تنظیم کا مقصد نیٹو کا مقابلہ کرنا ہے۔ کیونکہ نیٹو کی اصل طاقت اس کا مشترکہ فوجی اتحاد ہے۔ جبکہ زیر بحث تنظیم میں جو ممالک شامل ہیں ان میں خاصا بعد المشرقین پایا جاتا ہے۔ سب سے اول یہ کہ اس میں اسرائیل شامل ہے جو دنیا بھر میں امریکی مفادات کا ایک بہت بڑا علم بردار ہے۔ پھر یہ کہ مصر اور پاکستان کا اسرائیل کے ساتھ مل کر کسی اتحاد میں نیٹو کی مخالفت شامل ہونا بھی بعید از قیاس ہے۔ اس تنظیم کی فوجی حیثیت کے بارے میں ابھی تک کچھ نہیں بتایا گیا۔ کسی بھی قسم کا اتحاد جب تک وہ فوجی اتحاد نہ ہو نیٹو یا دوسرے لفظوں میں امریکہ کے خلاف کوئی موثر طاقت نہیں بن سکتا۔ ماضی میں نیٹو کے مقابلے پر کیمونسٹ ممالک کی فوجی تنظیم وارسا پیکٹ کے نام سے موجود تھی۔ نیٹو کی طرح یہ بھی ایک فوجی قوت تھی اور اس کا مقصد نیٹو کے مقابلے میں کیمونسٹ ممالک کا فوجی اتحاد قائم کرکے نیٹو کے مقابل پر توازن قائم کرنا تھا۔ لیکن کیمونسٹ ممالک کے خاتمے کے بعد اس تنظیم کو بھی ختم کر دیا گیا تھا۔ اور اب تو مشرقی یورپ کے سابق کیمونسٹ ممالک نیٹو میں شامل ہو رہے ہیں۔

یہ بات بھی قابل غور ہے کہ پاکستان اور بھارت کا نیٹو یا امریکہ کے مقابل پر کسی فوجی اتحاد میں شامل ہونا یوں بھی عالمی سیاسی پس منظر میں ایک ناقابل یقین بات لگتی ہے۔

تاہم یہ ساری تبصرہ آرائیاں سردست غیر واضح ہیں۔ اس تنظیم کے خدوخال سامنے آنے کے بعد ہی کوئی واضح رائے قائم کی جاسکتی ہے۔

○○○

اسرائیل فلسطینی کشیدگی میں اضافہ

صاف نظر آرہا ہے کہ اسرائیل کی طرف سے بیت المقدس کے مشرقی حصے میں اسرائیلی بستیوں کے قیام کا فیصلہ اور پھر اس پر اصرار جاری رکھنے کا مقصد ایک ہی ہے کہ اس علاقے میں امن کے عمل کو سبوتاژ کیا جاسکے اور اسرائیل اور عربوں کے درمیان کشیدگی کو ہوا دے کر اس علاقے میں امن کے قیام کے عمل کو روکا جاسکے۔

مقبوضہ بیت المقدس میں اسرائیلی بستیوں کے قیام کے خلاف فلسطینی عربوں کے روزانہ مظاہرے شروع ہو چکے ہیں جن میں نوجوان فلسطینی اسرائیلی فوج اور پولیس پر پتھر برساتے ہیں اور غلیلوں کے ذریعے اسرائیلیوں کو نشانہ بناتے ہیں۔ اب اس تشدد میں جانی نقصان بھی شروع ہو چکا ہے چنانچہ ایک فلسطینی نوجوان اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھا ہے۔ اور فلسطینی نوجوان اپنی جانوں کی پرواہ کئے بغیر اسرائیل کے خلاف مظاہروں میں زور و شور سے مصروف ہیں۔ اس طرح سے مشرق وسطی میں امن کے عمل کو روکنے اور اسے مفاہمت کی بجائے کشیدگی میں بدلنے کا منصوبہ کامیابی سے جاری ہے۔

اسرائیلی فوج کے مظاہروں کے دوران دو افراد کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ ان میں سے ایک سادہ کپڑوں میں ملبوس فلسطینی پولیس کا اہلکار تھا جبکہ دوسرے فلسطینی کو الخلیل میں ہلاک کر دیا گیا۔

غزہ پٹی میں یہودی بستیوں کے قریب دو بم دھماکے بھی ہوئے۔ اسرائیلی پولیس نے بتایا ہے کہ خودکشی کرنے کے انداز میں بم دھماکے کرنے والے ایک فلسطینی نے صبح سویرے اپنے آپ کو اڑا دیا۔ بم مقررہ وقت سے چند منٹ پہلے پھٹ گیا۔ دوسرا دھماکہ اس وقت ہوا جب آتشیں اسلحہ سے بھری ہوئی ایک گاڑی اسرائیلی بس کے قریب پھٹ گئی۔ دھماکے میں متعدد اسرائیلی زخمی ہو گئے۔

شام کے وزیر خارجہ نے بتایا ہے کہ عرب لیگ کے ایک اجلاس میں پاس ہونے والی قرارداد میں اسرائیل سے تعلقات منقطع کرنے کا اعلان کیا گیا اس کا مقصد اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو پر ان کی قوم کی طرف سے دباؤ میں اضافہ کرنا ہے۔

انتظامی امور

(چند مشورے)

لوکل انجمن احمدیہ ربوہ

کے اجلاس منعقدہ 16۔ مارچ میں جو امور سامنے لائے گئے وہ دیگر جماعتوں کے لئے بھی فائدہ مند ہو سکتے ہیں۔ ان کا مختصر تذکرہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

تحریک وقف نو

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے تقریباً دس سال قبل "وقف نو" کی نہایت اہم اور مبارک تحریک جاری فرمائی۔ اس تحریک پر احباب و خواتین نے انتہائی خلوص اور جذبہ کے ساتھ لبیک کہا اور صرف چند سال کے عرصہ میں واقفین نو کی تعداد مقررہ ہدف (ٹارگٹ) سے آگے بڑھ گئی ربوہ میں اس وقت واقفین نو کی تعداد 3 ہزار ہے۔ ربوہ میں سیکرٹری وقف نو کی ذمہ داری صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب کے سپرد کی گئی ہے۔ ان کے ساتھ 6 نائبین کا تقرر کیا گیا ہے۔

وکالت وقف نو نے واقفین نو بچوں کی نگرانی کے ساتھ ان کی دینی و دنیاوی تعلیم و تربیت کے معیار اور طریق کار مقرر کئے ہیں تاکہ والدین کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے میں راہنمائی اور سہولت حاصل ہو۔ اس طرح جہاں والدین کو راہنما اصول دیئے گئے وہاں منتظمین اور عہدیداران کو مربوط لائحہ عمل دیا گیا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ان اقدامات کے اچھے نتائج ظاہر ہو رہے ہیں تاہم وقف نو سکیم کے اغراض و مقاصد مکمل اور جامع صورت میں حاصل کرنے کے لئے مسلسل محنت اور جذبہ کی ضرورت ہے۔ ہر سطح کے عہدیداران بالخصوص محلہ کی سطح پر اپنی کارکردگی کا تنقیدی جائزہ لے کر خامیوں اور کوتاہیوں کو دور کرنے کا مصمم ارادہ کریں۔

اہم اور خصوصی توجہ طلب پہلو جن کے تحت واقفین نو کی اس سکیم کے تحت منفرد انداز میں اعلیٰ اور معیاری تعلیم و تربیت کو یقینی بنایا جاسکتا ہے درج ذیل ہیں:۔

الف: دینی تربیت

ب: کیریئر پلاننگ (Carreer Planning)

ج: دنیاوی تعلیم و تربیت

د: غیر ملکی زبانوں کا سیکھنا

ڈ: صحت جسمانی۔ کھیلیں اور ورزشی مقابلے

ذ: انفرادی ریکارڈ اور پراگریس رپورٹس

ان شعبہ جات میں کم و بیش Activities جاری ہیں لیکن مطلوبہ معیار کے حصول کی غرض سے انہیں مزید منظم اور مربوط بنانے کی ضرورت ہے۔

(1) تمام محلہ و حلقہ جات واقفین نو کے متعلق مذکورہ شعبہ جات کے تحت اپنے امور اور کارروائیوں کو منظم کریں گے۔

(2) ہر محلہ و حلقہ میں صدر صاحب کی زیر نگرانی ان کے سیکرٹری وقف نو اپنے حلقہ کے واقفین نو کے والدین سے مستقل رابطہ رکھیں اور ان کے گھریلو ماحول کو مثالی بنانے میں کوشش کریں تاکہ یہ بچے گھر میں اعلیٰ تربیتی معیار حاصل کریں۔

(3) ہر واقف نو بچے کی تعلیم و تربیت منصوبہ بندی کے تحت لائحہ عمل کے مطابق کریں۔ اس ضمن میں کسی نوعیت کی کوتاہی یا غفلت قبول نہ کی جائے۔

(4) واقفین نو کے لئے اچھے ماحول میں کھیلوں کا باقاعدہ انعقاد کیا جائے۔

(1) مرکزی سطح پر ایک سنٹر قائم کیا جائے گا اس کے لئے محلہ دارالرحمت وسطی کی بیت سے ملحقہ گیسٹ روم کا انتخاب کیا گیا ہے جس کے انچارج مکرم راجا محمد فاضل صاحب ہوں گے اس سنٹر میں تمام اہم ضروریات میسر ہوں گی اور یہ سنٹر مکرم سیکرٹری صاحب وقف نو کی براہ راست نگرانی میں ہو گا اس میں درج ذیل پانچ زبانوں کے سکھانے کا انتظام کیا جائے گا۔ احمدیہ ٹی وی کی خصوصی نشریات سے مستفید ہونے کے علاوہ مختلف ماہرین ان زبانوں کے سکھانے پر مامور کئے جائیں گے۔

(الف) عربی

(ب) چینی

(ج) ڈچ

(د) نارویجین

(ڈ) فرانسیسی

(2) ہر محلہ اور حلقہ میں ضرورت اور استطاعت کے مطابق غیر ملکی زبانوں کے سنٹر بنائے جائیں گے جن محلہ جات میں یہ سنٹرز کام کر رہے ہیں وہ مرکزی سنٹر کی طرز پر اسے مزید منظم بنانے کی کوشش کریں۔

اہالیان ربوہ کی تجنید

محلہ اور حلقہ جات کے تمام افراد اپنی عمر کے لحاظ سے متعلقہ تنظیم میں شامل ہیں تاہم مجموعی طور پر محلہ جات میں اعداد و شمار موجود نہیں ہیں اس ضمن میں ضروری ہے کہ تمام افراد کے کوائف محلہ کی انتظامیہ کے پاس ہوں جس سے مختلف امور یعنی چندہ جات اور دیگر جماعتی کارروائیوں کے لئے ہر فرد کی شمولیت یقینی بنائی جاسکے۔ محلوں سے گزارش ہے کہ مطلوبہ کوائف ایک ہفتہ کے اندر بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

لازمی چندہ جات

اللہ تعالیٰ کا عظیم احسان ہے کہ گزشتہ دو سال سے ربوہ کی جماعت کو مالی قربانی کے اس میدان میں پاکستان کی دیگر تمام جماعتوں پر سبقت حاصل ہے۔ ہمیں نہ صرف یہ اعزاز برقرار رکھنا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بلکہ قواعد کے مطابق وصولی کو مزید بہتر بنانا ہے۔ موجودہ مالی سال کے بقایا ساڑھے تین ماہ میں اپنے اپنے بجٹ کا از سر نو جائزہ لے کر اہل ربوہ کی مثالی قربانی کو مزید بہتر بنائیں۔

اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا ہے کہ وہ تمام عہدیداران کی خدمات کو قبول فرمائے اور انہیں اجر عظیم سے نوازے اور ان کی مساعی کے خوشکن نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔

ایاز محمود احمد خان
صدر عمومی۔ لوکل انجمن احمدیہ ربوہ

OOO

بقیہ صفحہ 4

اپنے قرب خاص سے نوازے اور آپ کے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل بخشے اور آپ کی نیکیوں اور خوبیوں کا وارث بنائے اور جماعت احمدیہ عالمگیر کو ان جیسے ہزاروں وجود عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین۔

(ہم ہیں ممبران تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ

OOO

بقیہ صفحہ 3

امریکہ کے چاول شاید کچھ ڈھیٹ واقع ہوئے تھے۔ کہ پھر پانی طلب کر بیٹھے۔ ان کی یہ خواہش بھی پوری کر دی گئی۔ آخر جب ڈھکنا اٹھایا گیا تو چاول غائب ہو چکے تھے۔ اور ایک نئی قسم کی کھیر تیار ہو چکی تھی۔ اور وہ بھی ایسی کہ نیچے سے جل گئی تھی۔ اب ہم نے اپنے امریکن ہمسایوں پہ احسان کیا اور ان کو یہ پاکستانی تحفہ بھجوا دیا۔ سب نے شکریہ ادا کیا مگر ایک محترمہ کچھ زیادہ متاثر معلوم دیتی تھیں۔ انہوں نے ہم سے اس کی ترکیب مانگ لی۔ ایک ہفتہ کے بعد پھر تشریف لائیں تو یوں گویا ہوئیں "ڈش تو ٹھیک بن گئی مگر اس میں وہ Flavour نہ تھی۔" ارے بھائی وہ فلیور کہاں سے آتی۔ ہماری کھیر تو جل کے یہ فلیور پیدا کر گئی۔ اور انہوں نے اسے جلنے سے بچانے کے لئے پوری احتیاط برتی ہو گی۔

تو یہ تھیں وہ چند بھولی بسری یادیں جو ہیں تو ذاتی سی مگر اتنی ذاتی بھی نہیں کہ دوسروں کو پیغام نہ دے جائیں۔

OOO

بقیہ صفحہ 1

خالق کی نظر سے کوئی مخلوق کو دیکھنے لگے تو اس سے مخلوق کے لئے کسی شر کا کوئی احتمال نہیں۔ یہ تو ایسی ہی بات ہے جیسے اللہ اپنے بندوں کے لئے شر پیدا کر رہا ہو تو یہ دو ٹوک بات ہے' دو نکاتی بات ہے' جس کو سمجھنے کے بعد کوئی ذی شعور انسان اس کے انکار کی جرات ہی نہیں کر سکتا' اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ Peace کی حقیقت کیا ہے؟ یہی ہے کہ ایک انسان دوسرے بندوں کو اس طرح دیکھنے لگے جیسے وہ اپنی اولاد ہوں' اپنے پیارے ہوں اور اللہ کے ساتھ ایسی محبت کرے کہ اس کے پیارے بن جائیں۔ خدا اپنی مخلوق کو شر کی نظر سے نہیں دیکھ سکتا۔ خدا اپنی مخلوق کی بھلائی چاہتا ہے۔ پس لازماً ایسے بندے پیدا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ میں انسان کے وجود کا کھویا جانا ضروری ہے۔ اور یہ وہ مقام ہے جو ذکر الٰہی سے نصیب ہوتا ہے۔ کثرت کے ساتھ ذکر الٰہی کے نتیجے میں انسان خالق کے مزاج کو سمجھتا ہے وہ کیا چاہتا ہے؟ کیا پسند نہیں فرماتا؟ ان باتوں سے آگاہ ہوتا ہے اور اس کے نتیجے میں ذکر کے ساتھ انسان کے اندر ایک دن بدن برپا ہونے والا انقلاب برپا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے اندر تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں۔ پس ہر وہ ذکر جو تسبیح کے دانوں تک محدود رہے انگلیاں اس پر پھرتی رہیں لیکن انسان کے وجود میں کوئی پاک تبدیلی پیدا نہ ہو وہ ذکر الٰہی نہیں ہے۔ وہ ذکر نفس ہو سکتا ہے' کوئی اور شیطانی ذکر ہو سکتا ہے مگر اس کا نام اللہ کا ذکر رکھنا گناہ ہے۔

(از خطبہ یکم اپریل 1994ء)

OOO

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

بدھ 9-اپریل 1997ء

12-00 رات-اردو کلاس (نیا)۔
1-00 اراؤنڈ دی گلوب-ہماری کائنات۔
2-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (8-4-97 دوبارہ)۔
3-00 فرنچ زبان سیکھئے۔
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر-ترتیل کلام الٰہی (دوبارہ)۔
5-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
6-00 طبی معاملات-امراض قلب مہمان-ڈاکٹر مسعود الحسن نوری (ماہر امراض قلب)۔
7-00 صبح-اردو کلاس (دوبارہ)۔
8-00 فرنچ زبان سیکھئے۔
9-00 ترجمہ کلام الٰہی- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-(دوبارہ)۔
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر-ترتیل کلام الٰہی (دوبارہ)۔
11-00 روسی پروگرام۔
12-00 دوپہر-اراؤنڈ دی گلوب-ہماری کائنات۔
12-55 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
1-55 اردو کلاس (دوبارہ)۔
2-55 بنگالی پروگرام۔
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
4-30 عربی زبان سیکھئے۔
5-00 افریقن پروگرام۔
6-00 شام-ترجمہ کلام الٰہی کلاس-از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (9-4-97)۔
7-15 سیرت رفقاء حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت بھائی عبد الرحیم صاحب۔
8-00 لقاء مع العرب
9-00 فرنچ پروگرام۔
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر-ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
11-00 جرمن پروگرام۔

جمعرات 10 اپریل 1997ء

12-00 رات-اردو کلاس
1-00 المائدہ-چکن۔
1-45 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 9-4-97 (دوبارہ)۔
3-00 عربی زبان سیکھئے۔
3-30 عربی پروگرام-قصیدہ-نظم۔
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)۔
5-00 لقاء مع العرب-(دوبارہ)۔
6-00 کینیڈین ڈسک۔
7-00 صبح-اردو کلاس (دوبارہ)۔
8-00 عربی زبان سیکھئے-(دوبارہ)۔
8-30 عربی پروگرام-قصیدہ-نظم۔
8-45 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)۔
11-00 سندھی پروگرام- خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (30-6-95)۔
12-00 (دوپہر) المائدہ چکن نٹلز (دوبارہ)۔
12-55 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
1-55 اردو کلاس (دوبارہ)۔
2-55 بنگالی پروگرام۔
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
4-30 ڈچ زبان سیکھئے۔
5-00 چینی پروگرام-(-) اصول کی فلاسفی۔
6-00 ہومیو پیتھک کلاس-از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
7-00 کوئز پروگرام- ناصرات الاحمدیہ گوجرانوالہ بمقابلہ اسلام آباد۔
7-30 (رات) الزامات کے جوابات- حضرت صاحب کی طرف سے سیشن 24- (12-5-94) حصہ اول۔
8-00 لقاء مع العرب
9-00 بوسنین پروگرام۔
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔
11-00 جرمن پروگرام۔

جمعرات 11-اپریل 1997ء

12-00 رات-اردو کلاس
1-00 بزم مشاعرہ- مجلس انصار اللہ-یو-کے- کی طرف سے-حصہ اول۔
2-00 ہومیو پیتھی کلاس-از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)۔
3-00 ڈچ زبان سیکھئے۔
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر۔
5-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
6-00 کوئز پروگرام- ناصرات الاحمدیہ گوجرانوالہ بمقابلہ اسلام آباد (دوبارہ)۔
6-30 الزامات کے جوابات حضرت صاحب کی طرف سے سیشن 24 (12-5-94) حصہ اول (دوبارہ)۔
7-00 صبح-اردو کلاس (دوبارہ)۔
8-00 ڈچ زبان سیکھئے-(دوبارہ)۔
9-00 نیچرل کیور- ہومیو پیتھک کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- (دوبارہ)۔
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔
11-00 پشتو پروگرام۔
12-00 (دوپہر) بزم مشاعرہ- مجلس انصار اللہ- یو-کے کی طرف سے-(دوبارہ)۔
1-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
2-00 اردو کلاس (دوبارہ)۔
3-00 بنگالی پروگرام۔
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
4-30 درود شریف اور نظم۔
5-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بیت الفضل لندن- یو- کے- (11-4-97)
6-15 ملاقات از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اردو بولنے والے احباب کے ساتھ-(11-4-97)۔
7-15 (رات) کمپیوٹرز ہر ایک لئے- حصہ چہارم۔
8-00 لقاء مع العرب (نیا)۔
9-00 سواحیلی پروگرام۔
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
11-00 جرمن پروگرام۔

اعلان داخلہ

O Area سٹڈی سینٹر برائے سینٹرل ایشیا یونیورسٹی آف پشاور نے ایم فل اور پی ایچ ڈی پروگرام میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ تعلیمی قابلیت میں M.Sc/M.A کم از کم 60 فیصد نمبر کے ساتھ ہونا لازمی ہے۔ داخلہ فارم ادارہ سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ مکمل داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 20-اپریل 1997ء ہے۔ داخلہ سے قبل ٹیسٹ اور انٹرویو کلیئر کرنا لازمی ہو گا۔

(نظارت تعلیم)

ربوہ میں بجلی بند رہے گی

O مورخہ 9-اپریل کو ربوہ میں صبح 9 بجے سے 3 بجے تک بجلی بند رہے گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 8 - اپریل-1997ء
درجہ حرارت کم ازکم 20 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 25 درجے سنٹی گریڈ

○ آٹا نہ ملنے پر ملک کے مختلف علاقوں میں صورت حال سنگین ہو گئی۔ پشاور میں تشدد آمیز ہنگامے ہوئے۔ بازار لوٹ لئے گئے۔ آنسو گیس اور لاٹھی چارج کے باوجود پولیس قابو پانے میں ناکام رہی۔ دیہات میں لاؤڈ سپیکروں پر اعلان کیا گیا کہ جو لوگ جلوسوں میں شرکت نہیں کریں گے ان کی بیویوں کو طلاق ہو جائے گی۔ کوہاٹ روڈ سے ایک بڑا جلوس پشاور شہر میں داخل ہوا اور ہر چیز تہس نہس کر دی بندوقوں اور لاٹھیوں سے مسلح سینکڑوں مشتعل افراد نے قصہ خوانی بازار' صرافہ بازار' شعبہ بازار اور سرکاری املاک پر حملے کئے۔ سائن بورڈ لائٹیں اور ٹریفک سگنلز توڑ دیئے گئے۔ گاڑیاں توڑ پھوڑ دیں۔ مظاہرین کی دکانداروں سے بھی جھڑپیں ہوئیں۔ مظاہرین نے جی ٹی روڈ اور یونیورسٹی روڈ بند کر دیں۔ کسٹم ہاؤس میں بھی تباہی ہوئی۔ تنوروں پر روٹیاں حاصل کرنے کے لئے لمبی قطاریں لگ گئیں۔ کئی لوگ آٹا نہ ملنے کے باعث چاول اور سویوں پر گزارہ کر رہے ہیں۔ ڈیرہ اسماعیل خان میں احتجاج کرنے والوں نے لاہور کراچی اور دوسرے شہروں کو جانے والی ٹریفک بند کرادی۔

○ صوبہ سرحد کے شہروں میں یونیورسٹیاں اور کالجز عیدالاضحیٰ تک بند کر دیئے گئے روٹی 5 روپے کی ہو گئی۔ نوشہرہ' مردان' درگئی' بٹ خیلہ' دیر' سوات' کوہاٹ اور بنوں میں بھی مظاہرے ہوئے۔ پنجاب میں بھی بحران جاری ہے۔ لاہور میں صبح سویرے ہی لوگوں نے آٹے کی دکانوں اور چکیوں پر قطاریں بنانا شروع کر دیں۔ دوپہر کو ہی آٹا ختم ہو گیا۔ شہر میں آٹا 13 روپے کلو اور نواح میں 14 روپے کلو تک فروخت ہوتا رہا۔

○ مسلم لیگی کارکنوں پر سابق دور حکومت میں درج شدہ مقدمات ختم کر دیئے گئے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف نے مقدمات ختم کرنے کے لئے احکامات جاری کر دیئے ہیں۔ مسلم لیگ کی حکومت بننے کے باوجود کارکنوں کو ناجائز مقدمات کا سامنا تھا۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف نے اعلان کیا ہے کہ پنجاب میں آٹے کے بحران پر قابو پا لیا گیا ہے۔ تمام ملوں میں پوری پسائی ہو رہی ہے۔ سابق دور حکومت میں جو کچھ ہوا پچھلے پانچ ہفتوں میں اس کی ہوش ربا تفصیلات سامنے آئی ہیں۔ سرکاری رقوم سے عیاشی کے اڈے تعمیر کئے جاتے رہے ہیں۔ سابق حکومت نے اربوں روپے برباد کر دیئے۔ لیکن یہ خیال نہ رکھا کہ کونسا جہاز کب آئے گا جن جہازوں کی جنوری میں ضرورت تھی وہ اب پہنچے ہیں۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ میں تیرھویں ترمیم پر راضی ہوں۔ مارشل لاء نہیں آئے گا۔ نواز شریف جانتے ہیں کہ آئینی ترمیم پر بات ہوئی تو میرا کیا ردعمل تھا۔ پتہ نہیں لوگوں نے ناراضگی کیسے محسوس کرلی۔ انہوں نے کہا کہ دو تہائی اکثریت کی طاقت سے آٹھویں ترمیم کے متنازعہ حصوں کو ختم کر دیا گیا۔ اب جمہوریت مستحکم ہو گئی ہے۔ پھر کوئی بحران پیدا ہوا تو مارشل لاء نہیں آئے گا۔ آئین کے مطابق اسے حل کر لیا جائے گا سیاسی زندگی کے دوران میں نے آئین کی بالادستی کے لئے جدوجہد کی۔ ہم لوگ نہ صرف جیلوں میں گئے بلکہ ماریں بھی کھائیں۔ آٹھویں ترمیم درست کرنے کے لئے سابق حکومت کو بھی کہا تھا مگر ان کے پاس اتنی اکثریت نہیں تھی۔ انہوں نے کہا کہ مواخذے والی بات کس نے کی۔ اخبار والوں کو ہماری ملاقات اور گفتگو کا پتہ ہوتا ہے ماضی میں سابق وزیراعظم آرمی چیف اور میں ملتے تھے تو صحافی وہ کچھ کہتے جو ہم سوچ بھی نہ سکتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اقتصادی تباہی کی ذمہ دار ماضی کی ناکام حکومتیں ہیں اب بھی ہوش کے ناخن نہ لئے گئے تو تباہی ہمارا مقدر ہو گی۔ وہ ہیومن ڈیویلپمنٹ اور ورلڈ بینک کے اشتراک سے منعقدہ تقریب میں خطاب کے بعد صحافیوں سے بات چیت کر رہے تھے۔

○ گورنر پنجاب شاہد حامد سے سوال کیا گیا کہ وزیراعظم نے آپ کو پکا کر دیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دینے سے انکار کر دیا۔

○ عالمی چمپئن سری لنکا نے پاکستان کو دوسرے میچ میں بھی ہرا دیا سری لنکا نے فائنل کے لئے کوالیفائی کر لیا۔ فائنل کھیلنے کے لئے پاکستان کو زمبابوے سے آخری میچ بھی جیتنا ہو گا۔

○ صدر مملکت نے کہا ہے کہ اقتصادی تباہی دیکھ کر میں نے بوجھل دل کے ساتھ آٹھویں ترمیم استعمال کی۔

○ بھارتی وزیراعظم دیوی گاوڑا نے کہا ہے کہ دنیا کی تقدیر کا فیصلہ چند ممالک کو کرنے کی اجازت نہیں ہونی چاہئے۔ غیر جانبدار ملکوں کی وزارتی کانفرنس کی افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ کی اصلاح کی ضرورت ہے۔ ترقی پذیر ممالک سلامتی کونسل میں نمائندگی کے حقدار ہیں۔

○ سابق وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو لندن جا رہی ہیں۔ ان کی غیر موجودگی میں سنٹرل ایگزیکٹو کمیٹی کا اجلاس طلب کر لیا گیا ہے۔ اس کی صدارت وائس چیئرمین آفتاب شیرپاؤ کریں گے۔

○ مولانا فضل الرحمن نے کہا ہے کہ عورت کو وزیر خوراک بنانے سے برکت ختم ہو گئی۔ آٹے کا بحران سنگین ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ گینگ ریپ پر سزائے موت اسلام کے مطابق نہیں مدرسوں پر پابندی لگانے والوں کی ٹانگیں توڑ دیں گے۔

○ وزیراعظم میاں محمد نواز شریف نے کویت کے وفد سے باتیں کرتے ہوئے کہا کہ آٹھویں ترمیم کے متنازعہ حصے باوقار انداز میں ختم کئے گئے۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ سرحدیں بند کرنے سے آٹے کا مسئلہ حل نہیں ہو گا۔

○ گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ آٹے کا بحران عید سے پہلے ختم ہو جائے گا۔ نئی فصل آنے والی ہے چند روز میں حالات ٹھیک ہو جائیں گے۔

○ سیاست سے پاک انتظامی ڈھانچہ قائم کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے خفیہ ایجنسیاں سماج دشمن عناصر پر نظر رکھیں گی۔ بری شہرت رکھنے والے افسروں کو جبری ریٹائر کیا جا سکے گا۔ بدعنوان افسروں کی برطرفی کے بعد ناجائز ذرائع سے بنائی جانے والی جائیداد ضبط کر لی جائے گی۔ صوبائی ہوم سیکرٹری کی سربراہی میں خفیہ ایجنسیوں کے سربراہوں پر مشتمل انٹیلی جنس کوآرڈی نیشن کمیٹی قائم کر دی گئی۔ یہ ایجنسیاں فرقہ وارانہ تنظیموں پر بھی نظر رکھیں گی۔ فرائض انجام نہ دینے والی پرائیویٹ سیکیورٹی ایجنسیوں کے لائسنس منسوخ کر دیئے جائیں گے۔

○ ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین نے کہا ہے کہ اگر نواز شریف معاہدے پر عمل درآمد نہیں کروا سکتے تو مستعفی ہو جائیں۔ ہمیں بے اختیار وزارتیں نہیں چاہئیں۔ دو ماہ گزر گئے ہیں لیکن معاہدہ کی ایک بھی شق پر عمل نہیں ہوا۔

گمشدگی رسید بک

○ رسید بک نمبر 926 مجلس انصاراللہ کراچی گم ہو گئی ہے۔ اس رسید بک پر کسی قسم کی ادائیگی نہ کی جائے۔

(قائد مال مجلس انصاراللہ ربوہ پاکستان)

جدید ورائٹی کے زیورات
فینسی گولڈ سمتھ محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: اطہر احمد فون: 212868

نئے سال کی تمام کتابیں بازار سے با رعایت خریدیں
خوشخبری
نیز ربوہ میں سب سے عمدہ 68 گرام آفسٹ پیپر کی بنی ہوئی نہایت خوبصورت کاپیاں مندرجہ ذیل ریٹ پر خرید فرمائیں۔
10 روپے والی کاپی 102 روپے فی درجن
12 روپے والی کاپی 120 روپے فی درجن
15 روپے والی کاپی 144 روپے فی درجن
20 روپے والی کاپی 192 روپے فی درجن
25 روپے والی کاپی 252 روپے فی درجن
5 روپے کی کارڈ والی کاپی 64 صفحوں والی 45 روپے فی درجن
8 روپے کی کارڈ والی کاپی 96 صفحوں والی صرف 75 روپے فی درجن
10 روپے کی کارڈ والی کاپی 128 صفحوں والی صرف 90 روپے فی درجن
رؤف بک ڈپو اقصیٰ روڈ - ربوہ فون: 212297

سیل سیل سیل
موسم گرما کے آغاز سے ہی لان پرنٹ ☆ سوس لان ☆ چکن اور کاٹن کی جدید اور خوبصورت ورائٹی پر زبردست سیل شروع ہے نیز جاپانی پرنٹ و سادہ مکمل ورائٹی سیل کی قیمت میں خریدیں۔ اس کے علاوہ
برقعوں کی جدید ورائٹی پر سپیشل رعائت
• ڈبل جارجٹ تائیوان 325/- ریڈی میڈ 475/-
• ڈبل جارجٹ جاپانی A کوالٹی گارنٹی کے ساتھ صرف 350/- ریڈی میڈ 500/-
• کلیوں والا A لائن کوٹ برقعہ 525/-
یہ پیشکش محدود مدت کیلئے ہے
باجوہ کلاتھ سٹورز گولبازار — ربوہ
فون: 568

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
کیڈمیم کیساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات
• زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں کی جاتی
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز
فون دوکان: 212837 گھر: 212175
پروپرائیٹرز: میاں نسیم احمد طاہر، میاں فرید یوسف
اقصیٰ روڈ ربوہ